روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 18 جون 2002ء 6 ربیع الثانی 1423 ہجری - 18 احسان 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 135

نبیوں کے گواہ

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

قیامت کے دن نوح اور ان کی امت کو لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ نوح سے پوچھے گا کیا تم نے پیغام پہنچا دیا تھا وہ کہیں گے ہاں پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا نوح نے تمہیں پیغام پہنچا دیا تھا وہ کہیں گے ہمارے پاس تو کوئی نبی نہیں آیا - نوح سے کہا جائے گا تمہارا گواہ کون ہے تو وہ کہیں گے محمد اور ان کی امت - پس ہم گواہی دیں گے کہ نوح نے اپنا پیغام پہنچا دیا تھا -

(صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء باب انا ارسلنا نوحا حدیث نمبر 3091)

اللہ تعالیٰ کی صفات الشھید اور الشاھد کے مختلف پہلوؤں کا مزید لطیف بیان

اللہ کی خاطر انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ

جس قدر حق گوئی کی تاکید قرآن میں ہے دوسری کتب میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2002ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 جون 2002ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفات الشھید اور الشاھد پر جاری مضمون کو مزید آگے بڑھایا اور مختلف آیات قرآنیہ میں موجود ان صفات کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، ارشادات حضرت مسیح موعود اور تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی روشنی میں فرمایا - حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ بیت الفضل لندن سے براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ ہوا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا -

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت نمبر 136 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے :- اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف - خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی نگہبان ہے - پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو - اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے باخبر ہے -

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ گواہوں میں سے سب سے اچھا گواہ وہ ہے جو گواہی مانگے جانے سے قبل ہی گواہی دے دے -

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خیانت کرنے والے کی گواہی درست نہیں ہے اسی طرح جس کو حدود کی سزا دی گئی اور نہ اس کی گواہی قبول ہے جو مدعا علیہ سے کینہ رکھتا ہو - حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے خلافت کے زمانہ میں اپنے ایک گورنر کو نصائح و ہدایات پر مبنی خط روانہ کیا جس میں آپ نے ہدایت دی کہ لوگوں کے درمیان مساوات کرو - کوئی قضیہ ہو تو ثبوت پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے - مسلمانوں کے درمیان مصالحت کروانا اچھی بات ہے - جو بات تیرے دل میں کھٹکے اور اس کے بارہ میں قرآن و حدیث میں واضح ہدایت نہ ملے تو پھر اس معاملہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں قیاس کرنا - کسی قضیہ کے وقت مدعی کو ثبوت پیش کرنے کیلئے مناسب وقت دینا -

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ اور جھوٹ مت بولو - سچ کی گواہی دو خواہ اس گواہی سے تمہارے قریبیوں کو ہی نقصان پہنچتا ہو - جس قدر قرآن کریم میں حق گوئی کی تاکید ہے انجیل میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہے - قرآن کریم نے دروغ گوئی کو بت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے - اللہ تعالیٰ نے عدل کے بارہ میں جو تعلیم دی ہے وہ سچائی پر قدم مارنے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی - قرآنی تعلیم میں دشمنوں کے حقوق کا بھی خیال رکھا گیا اور ان کے ساتھ بھی عدل کی تعلیم دی ہے - حضور انور نے خطبہ کے اختتام پر حضرت مسیح موعود کے بعض الہامات بیان فرمائے ایک الہام کے الفاظ اس طرح تھے کہ میری سچائی پر خدا گواہی دے رہا ہے -

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے
طالب علم کا شاندار اعزاز

امسال نصرت جہاں اکیڈمی کے ہونہار طالب علم سید مطہر احمد جمال ابن مکرم سید نور مبین شاہ صاحب دارالعلوم شرقی نور نے فیصل آباد بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں 780 نمبر حاصل کر کے فیصل آباد بورڈ میں مجموعی طور پر اور سائنس گروپ میں بھی تیسری پوزیشن حاصل کی ہے - علاوہ ازیں عزیز موصوف کو ضلع جھنگ میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا ہے - بورڈ میں اول اور دوئم آنے والے طلباء کے نمبر بالترتیب 782 اور 781 ہیں - فیصل آباد بورڈ کی جانب سے 15 جون کو منعقدہ تقریب میں عزیزم سید مطہر احمد جمال کو مہمان خصوصی چوہدری زاہد نذیر ناظم ضلع فیصل آباد نے میڈل پہنانے کے علاوہ نقد رقم اور دیگر انعامات سے نوازا - سید مطہر احمد جمال مکرم ڈاکٹر سید مصدق احمد شاہ صاحب مرحوم کے پوتے ہیں - اللہ تعالیٰ اس شاندار کامیابی کو عزیزم سید مطہر احمد جمال اور ادارہ ہذا کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اسے مزید اعلیٰ ترین کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے - آمین

تحریک جدید کا مالی جہاد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

”دنیا میں خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے - اے احمدی مخلصو! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو - کیا تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے -“ (انیس سالہ کتاب ص 51)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نیورو فزیشن کی آمد

مکرم ڈاکٹر رفیق احمد بشارت صاحب نیورو فزیشن آف لاہور مورخہ 23 جون 2002ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ مریضوں کا معائنہ کریں گے ضرورت مند احباب سے گزارش ہے کہ وہ کسی میڈیکل ڈاکٹر سے ریفر کروا کر پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کر لیں - بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہو گا -

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

نئے آنے والوں کی تربیت کرتے ہوئے انہیں محض شاگرد نہیں استاد بنائیں

قرآن کریم کی نصیحت یہ ہے کہ پہلے ان کو بلاؤ ان کی کچھ تربیت کرو پھر ان کو واپس بھیجو

وقف عارضی کے نظام کو بعض تبدیلیوں کے ساتھ منظم کرنے کی ضرورت ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 11 مئی 1990ء بمطابق 11 ہجرت 1369 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل (لندن)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ آل عمران آیت نمبر 105 اور سورۃ توبہ آیت نمبر 122 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ دو آیتیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے، قرآن کریم کی دو الگ الگ سورتوں سے لی گئی ہیں۔ پہلی آیت سورۃ آل عمران کی ایک سو پانچویں آیت ہے اور دوسری سورۃ التوبہ کی ایک سو بائیسویں آیت۔ ان کا ترجمہ یہ ہے۔ پہلی آیت کا ترجمہ ہے کہ چاہئے کہ تم میں سے ایک ایسی قوم کھڑی ہو جائے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلانے والی ہو اور نیکی کا حکم کرنے والی ہو اور برائیوں سے روکنے والی ہو (۔) یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

دوسری آیت کا ترجمہ ہے: اور یہ ممکن نہیں کہ مومن تمام کے تمام (۔) خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے ایک دفعہ نکل کھڑے ہوں اس لئے ضروری ہے یا یہ ترجمہ یوں بنے گا (۔) پھر ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ان میں سے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کرتے ہیں اور پھر وہ مرکز میں پہنچ کر، جو کہ مرکز (۔) مقرر کیا گیا ہو۔ تفقہ فی الدین حاصل کریں۔ دین کو سمجھیں اور ایسی قابلیت پیدا کریں۔ تاکہ وہ دوسروں کو بھی سمجھا سکیں۔ تفقہ فی الدین صرف سرسری علم حاصل کرنے کو نہیں کہا جاتا بلکہ گہرائی سے علم حاصل کرنے کو کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے معاً بعد جو نتیجہ نکالا وہ بھی یہی ثابت کرتا ہے کہ یہاں تعلیم و تربیت کیلئے گروہ تیار کرنا مراد ہے (۔) تاکہ جب وہ واپس لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں۔ (۔) تاکہ وہ بدیوں سے بچنے والے اور ہلاکت سے بچنے والے بن سکیں۔

یہ دو آیتیں میں نے اس لئے آج کے خطبے کے لئے اخذ کی ہیں

کہ جہاں کثرت کے ساتھ جماعت احمدیہ کو خوشخبریاں مل رہی ہیں اور فوج در فوج بعض علاقوں میں لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہاں اس کے ساتھ ہی ایک انذار کا بھی پہلو ہے اور وہ انذار کا پہلو یہ ہے کہ اگر ہم ان کی تربیت سے غافل رہیں۔ یہ احمدیت میں داخل ہوئے اور ویسے کے ویسے رہے جیسے پہلے تھے یا ان کے ایمان کے استحکام کا انتظام نہ کیا اور ان کو ثابت قدم رکھنے کے لئے دعائیں نہ کیں۔ ان کی تربیت اس رنگ میں نہ کی کہ ان کی بدیاں مٹنی شروع ہو جائیں۔ اور ان کے بدلے نیکی کے رنگ چڑھنے شروع ہو جائیں تو یہ سارے جو نومبائع ہیں یا جو احمدیت میں (۔) نئے داخل ہوئے ہیں یہ خطرے کی حالت میں ہیں۔ کئی قسم کے خطرے ان کو درپیش ہیں۔ اول یہ کہ ایمان کے بعد اگر کچھ عرصہ انسان علم اور تربیت سے محروم رہے تو اسی حالت میں وہ پختہ ہو جایا کرتا ہے۔ پھر اس کو سمجھانے اور اس کی تربیت کرنے کے مواقع کم رہتے ہیں اور اگر آپ سمجھانے کی کوشش بھی کریں تو وہ شخص جو تازہ ایمان لایا ہو اس کے سمجھنے اور اس کے تعاون کرنے کے نفسیاتی طور پر زیادہ امکانات ہیں اور جو اس حالت میں دیر تک آ کر سرد ہو چکا ہو اس کے تعاون کرنے کے امکانات بعید ہیں۔ اس لئے نئے آنے والے کی حالت ایک بچے کی سی ہوتی ہے۔ ایک ایسے بچے کی سی حالت ہے جس کے کان میں اذان دینے کا حکم ہے اور جس کے دوسرے کان میں تکبیر کہنے کا حکم ہے۔ بس بڑے لوگوں میں سے بھی بعض بچے (احمدیت) کو ملتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دن کے بچے سے متعلق ہماری تربیتی ذمہ داریوں کو ایسے خوبصورت رنگ میں بیان فرما کر ان بڑے بچوں کی طرف بھی ہمیں متوجہ فرما دیا جو بعد ازاں (دین) میں داخل ہونے والے ہیں اگر چھوٹے سے بچے کو جس کو ایک لفظ بھی بات کا سمجھ نہیں آتا، سمجھانا اسی دن سے شروع کرنا ضروری ہے جس دن وہ خدا تعالیٰ آپ کی گود میں ڈالتا ہے تو وہ بڑے بچے جو زبانیں بھی سمجھتے ہیں، جو بالغ نظر ہیں یا بالغ نظر نہیں تو کم سے کم بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہیں ان تک بات پہنچانا اور سمجھا، کر پہنچانا بدرجہ اولیٰ فرض ہے۔ پس یہ ذمہ داری ہے۔ جو بہت ہی بڑی جماعت کے اوپر ڈالی گئی ہے اور کثرت کے ساتھ لوگوں کا فوج در فوج داخل ہونا ہمیں انتباہ بھی کر رہا ہے کہ اگر تم نے بروقت ان ذمہ داریوں کو ادا نہ کیا تو تمہارے لئے اور آئندہ بنی نوع انسان کیلئے خطرات درپیش ہو سکتے ہیں۔ عدم تربیت یافتہ اور رنگ میں بھی دنیا کے لئے خطرات کا موجب بن جاتے ہیں کیونکہ وہ عقائد کے لحاظ سے بعض دفعہ نئی نئی باتیں گھڑ لیا کرتے ہیں۔ چنانچہ (۔) تاریخ کا آپ مطالعہ کریں تو بہت سے بدعقائد جو آج (۔) رائج دکھائی دیتے ہیں وہ باہر سے آنے والی قوموں کی پیداوار تھے۔ بہت سے فرقوں کی بنیاد اسی طرح ڈالی گئی۔ چنانچہ

بادشاہ کا بیٹا بادشاہ ہونے کا تصور

چونکہ ایران میں قدیم سے چلا آ رہا تھا۔ اس لئے دراصل (اس مسلک) کی بنیاد مکے اور مدینے میں نہیں پڑی بلکہ ان دور کے علاقوں میں پڑی جہاں ایسی قومیں بڑی تیزی سے (دین) میں داخل ہوئیں۔ جنہوں نے ہمیشہ سے اپنے آباء و اجداد کو اسی طرح دیکھا کہ جس مرتبے پر کوئی فائز تھا۔ اس کے بیٹے نے اس مرتبے کو گویا ورثے میں پایا۔ پس ان کے لئے (دین) کا انتخاب کا طریق سمجھنا مشکل کام تھا۔ لیکن یہ خیال کر لینا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جو خون کے لحاظ سے قریب ترین ہے، اگر بیٹا نہیں تو اس کے متبادل جو بھی ہے اس کو روحانی وارث ہونا چاہئے۔ یہ بہت آسان کام تھا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آسمان پر زندگی کا عقیدہ دیکھیں۔ یہ بھی (۔) فوج در فوج داخل ہونے کے نتیجے میں ان کے ساتھ چلا آیا اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے کر آپ کی بعثت ثانیہ کا ذکر موجود تھا۔ اگرچہ آسمان پر چڑھائے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

جانے کا کوئی ذکر نہیں تھا لیکن ان آنے والوں نے ان احادیث سے ان پیشگوئیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ دوسرا پہلو بھی (۔) داخل کر دیا تو کئی قسم کے فتنے ہیں جو نئے آنے والے کے ساتھ آ کر پہلوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ کئی قسم کی خامیاں ہیں جو پہلے نئے آنے والوں کو دے دیتے ہیں اگر ان کی اپنی تربیت نہ ہو، اس لئے قرآن کریم نے یہ بہت ہی عظیم الشان حکیمانہ نصیحت فرمائی اور یہ تاکیدی نصیحت فرمائی کہ اول تو بہترین بات یہ ہوتی ہے کہ سارے مومن ہمہ تن اس کام میں لگ جاتے لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تم لوگوں کو اور کام ہیں اور مصروفیات ہیں اس لئے باری باری تم میں سے گروہ در گروہ ایسے لوگ ہوں جو اپنے آپ کو وقف کریں۔ وہ دین کی تربیت اس رنگ میں حاصل کریں کہ ان کو تفقہ حاصل ہو جائے۔ اور تفقہ کے نتیجے میں وہ دوسروں کی تربیت کرنے کے لئے اہل بن جائیں۔ اس طریق پر وہ اپنی ذمہ داریاں ادا کر سکیں گے اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف وہی چند لوگ ہوں جو ایک دفعہ آئے ہیں۔ اس آیت سے میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہاں ایک سلسلہ جاری کرنے کا حکم ہے اور یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ایک وقت میں کچھ آ جائیں۔ پھر دوسرے وقت میں دوسرے آ جائیں۔ پھر تیسرے وقت میں تیسرے آ جائیں اور اسطرح گویا رفتہ رفتہ پوری قوم اس تربیتی دور سے خود بھی گزر جائے اور دوسروں کی تربیت کرنے کی بھی اہل ہوتی چلی جائے۔

اس سے ملتا جلتا ایک نظام جماعت احمدیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (۔) نے جاری فرمایا تھا جس کا نام وقف عارضی ہے۔ بہت سے پہلوؤں سے وہ نظام اس نظام سے ملتا ہے۔ کئی پہلوؤں سے ذرا مختلف بھی ہے لیکن اس نظام کی بھی اپنی جگہ شدید ضرورت ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ کچھ عرصہ سے جماعت اس پروگرام سے آنکھیں بند کئے رہی ہے۔ اب جب ہم نے مرکزی انتظام میں کچھ تبدیلی پیدا کی ہے اور اس شعبے کے سربراہ زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ تو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خوشکن خبریں مل رہی ہیں

کہ اب پہلے سے بڑھ کر لوگ وقف عارضی کے لئے اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں:۔

یہ جو خطرات میں نے بیان کئے ہیں۔ پاکستان میں بھی خطرات تو ہیں لیکن ذرا مختلف رنگ میں یہاں تو یعنی افریقہ میں یا دوسرے ممالک میں جہاں جماعتیں کثرت سے پھیل رہی ہیں، وہاں تو نئے آنے والوں پر حملہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں پرانوں پر حملہ ہو رہا ہے خصوصاً ان نسلوں پر جو پیدائشی احمدی ہیں۔ جنہوں نے احمدیت کمائی نہیں ہے بلکہ ورثے میں پائی ہے۔ ایک لمبے عرصے تک عدم توجہ کے نتیجے میں بعض پاکستانی دیہات میں ایسی احمدی نسلیں پیدا ہوئیں جن کو اپنے عقائد کا خود پوری طرح علم نہیں۔ جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کے کلام سے استفادہ نہیں کیا۔ جن کو جماعت کے طور اطوار اور رہن سہن کے عادات اور خصائل سے بھی پوری واقفیت نہیں ہے بلکہ بہت سے ایسے علاقے بھی ہیں، بہت سے تو نہیں مگر چند ایسے علاقے اور دیہات ہیں جہاں ان کا اٹھنا بیٹھنا طرز زندگی، رسم و رواج سب اردگرد کے ماحول سے متاثر ہو کے غیر احمدی ماحول کے رنگ میں رنگے گئے ہیں اور ان کو دیکھ کر ان کے گھروں کے رہن سہن کو دیکھ کر، ان کے گفتگو کے سلیقے کو دیکھ کر نمایاں طور پر کوئی امتیاز دکھائی نہیں دیتا ان کی شادیاں ان کے غیر احمدی رشتے داروں میں ہو گئیں۔ ان کے گھر کی مستورات نے دوسری مستورات سے اسی قسم کی بیہودہ پرانی رسمیں ورثے میں لے لیں اور چونکہ اٹھنا بیٹھنا انکے ساتھ رہا، اس لئے عملاً روزمرہ کی زندگی میں ان میں اور مخلص تربیت یافتہ احمدی گھروں میں ایک نمایاں بُعد پیدا ہو گیا اور غیر احمدی گھروں کے ساتھ مل جل کر وہ اسی معاشرے کا ایک حصہ بن گئے۔ ان کی طرف بھی توجہ کی شدید ضرورت ہے۔ چنانچہ جہاں بھی اکا دکا (انحراف) کے واقعات ہوئے ہیں وہاں ایسے ہی لوگوں میں سے ہوئے ہیں۔ یہ بھی حیرت کی بات ہے کہ اتنے غیر معمولی دباؤ کے باوجود اور بعض علاقوں میں ایسی شدید کمزوریاں ہونے کے باوجود بہت تھوڑا (انحراف) ہوا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے احمدیوں کو تھامے رکھا ہوا ہے۔ ورنہ اتنے غیر معمولی دباؤ کے نتیجے میں تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ پاؤں تلے سے تختے نکل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی سہارا دیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے غافل رہیں۔ قرآن کریم نے کھول کر جو ذمہ داریاں ہم پر ڈالی ہیں ہمارا فرض ہے کہ ان کو پہلے سے بڑھ کر آج کے حالات میں سرانجام دیں اور ان نصائح سے فائدہ اٹھائیں جو ہماری دنیا بھی سنوارنے والی ہیں اور آخرت بھی سنوارنے والی ہیں۔ پاکستان کے لئے تو اسی رنگ میں کثرت کے ساتھ واقفین عارضی کا جماعتوں میں بھجوایا جانا ضروری ہے جیسے پہلے چلتا چلا آ رہا ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا تھا کچھ فرق ہے۔

قرآن کریم کی نصیحت یہ ہے کہ پہلے ان کو بلاؤ۔
ان کی کچھ تربیت کرو۔ پھر ان کو بھیجو۔

جو ہمارے ہاں وقف عارضی کا نظام جاری ہے اس میں جو شخص جس حالت میں اپنے آپ کو پیش کرتا ہے اسی حالت میں اس کو بھجوا دیا جاتا ہے۔

اس سلسلے میں میں نے غور کیا ہے تو میرے خیال میں کچھ عملاً دقتیں بھی ہیں۔ غالباً یہ ممکن نہیں ہے کہ پاکستان کے ہر حصے سے لوگ وقف کرتے ہوئے ربوہ پہنچ جائیں۔ پہلے وہاں جا کر تربیت حاصل کریں پھر واپس جائیں لیکن ضلعی طور پر بعض جگہ یہ انتظام ممکن ہے۔ اسی طرح کچھ لوگ اگر اپنے آپ کو لمبے عرصے کے لئے وقف نہ کر سکتے ہوں اور تربیت کے لئے ان کے پاس اتنا وقت نہ ہو کہ وہ خود آ کر تفقہ کریں تو اس کا ایک متبادل طریق یہ ہے کہ **وقف عارضی کا شعبہ پرانے واقفین عارضی کی فائلوں کا مطالعہ کر کے اس سے ایسے اقتباسات الگ کر لے جو نئے واقفین کی تربیت کے لئے مفید ہو سکیں۔ ان فائلوں میں کثرت سے ایسا مواد موجود ہے جس کو پڑھنا ہی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمارے نئے واقفین کو ایک نئی روشنی عطا کرے گا۔** بہت سے ایسے روحانی تجارب ہیں وہاں جن کا ذکر ملتا ہے کہ اگرچہ ایک آدمی ایک عام ادنیٰ روحانی حالت لے کر وقف میں گیا۔ لیکن وہاں خدا کے فضل کے ساتھ ایسے نشانات دیکھے اور ایسے روحانی تجارب نصیب ہوئے کہ ایک نئی روحانی زندگی لے کر لوٹا ہے ان واقعات کا مطالعہ بہت ہی ایمان افروز ہے۔ پھر جماعتوں کی کمزوریوں کے ذکر ملتے ہیں کہ کیا کیا کمزوریاں ہیں۔ کیا کیا مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ ایک واقف عارضی کو غرضیکہ بہت سے لمبے تجربے کے نتیجے میں عملاً ہمارے لئے تربیت کا مواد اکٹھا ہو چکا ہے۔ **اس کو ایک بڑی کتاب کی صورت میں نہ سہی بلکہ نہیں کرنا چاہئے۔ مختلف رسالوں کی صورت میں شائع کریں۔ کوئی نظام سے تعلق رکھنے والا رسالہ ہو کہ آپ نے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا۔ کچھ جماعتی حالات کے متعلق کہ اس قسم کے حالات آپ کو درپیش ہوں گے۔ آپ کو کیا کرنا چاہئے** پھر ایمان افروز واقعات سے متعلق رسائل ہوں۔ ان کو طبع کرا کر جب کوئی شخص اپنے آپ کو عارضی طور پر وقف کیلئے پیش کرتا ہے تو اس کو تحفۃً ایک پیکٹ بھجوائیں اور اس کو کہیں کہ ان کا مطالعہ کرے خوب اچھی طرح اور اپنے آپ کو جانے کیلئے تیار کرے۔

اس کے علاوہ بہت ہی ضروری ہے کہ

اب پتہ چل جائے کہ فلاں شخص واقف عارضی ہے تو اسی جگہ سے جہاں تک ممکن ہو سکے اس کے لئے ابتدائی قرآن کریم کا ناظرہ سکھانا اور کچھ حصہ ترجمے کے ساتھ یاد کروانا اور کچھ حصہ عربی گرائمر کے ساتھ ترجمہ یاد کروانا، یہ کام بہت ہی ضروری [illegible] چاہیے۔ یہ بڑے لمبے تربیت کے مراحل ہیں یہ کوئی جنتر منتر نہیں ہے کہ جو آپ پھونکیں تو چند دنوں میں ہی آپ کو نتیجے حاصل ہو جائیں۔ پہلے تو لوگوں کو آمادہ کرنا کہ وہ دین کی طرف متوجہ ہوں۔ ایک بڑا مرحلہ یہ ہے۔ پھر جو آمادہ ہو جائیں ان کیلئے اساتذہ کا مہیا کرنا پھر ایک بہت بڑا مرحلہ ہے۔ پھر کس طرح پڑھایا جائے۔ کیا پڑھایا جائے۔ جب آپ اس مضمون میں داخل ہوتے ہیں تو مرحلہ در مرحلہ اور مراحل ظاہر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ایک کو حل کریں پھر دوسرا۔ دوسرے کو حل کریں تو تیسرا اب میں جب چند دن ہوئے ہارٹلے پول گیا وہاں نو (۔) احمدی جماعت خدا کے فضل سے بڑی مخلص ہے اور ہر جانے والا دیکھ کر یہ تاثر لیتا ہے کہ اللہ کے فضل

سے بہت ہی مستحکم، بہت ہی عمدہ، بہت ہی مفید بہت ہی اخلاص میں بڑھی ہوئی جماعت ہے۔ اس میں شک نہیں لیکن جب تربیت کے لحاظ سے ٹٹولیں تو علمی کمزوریوں کے لحاظ سے اتنے کثرت سے خلاء دکھائی دیتے ہیں کہ انسان اس سے خوف محسوس کرتا ہے کہ ان خلاؤں کو پُر کرنے کیلئے ہمارے پاس کوئی نظام نہیں ہے۔ یہاں لندن (۔) میں ہی ایک دوست تشریف لائے تھے ان کی بڑی عمر میں آمین ہوئی یہاں انہوں نے قرآن کریم ناظرہ بڑا اچھا پڑھنا سیکھا تو انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ اب تو اللہ کے فضل سے قرآن کریم پڑھنے والے مل گئے لیکن ان کو ترجمہ نہیں آتا۔ اب جب میں گیا ہوں۔ ان سے میں نے پوچھا تو پتہ لگا بغیر ترجمے کے سب پڑھا تھا تو سوال یہ ہے کہ ترجمہ سکھانا پھر آگے ایک بہت بڑا کام ہے۔ ان سے میں نے گفتگو کی۔ وہ اس بات پر آمادہ تھے کہ شروع میں آہستہ لیکن عربی زبان کے بنیادی قواعد سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد ترجمہ سیکھیں بجائے اس کے کہ صرف عربی پڑھ لی اور پھر انگریزی میں ترجمہ یاد کرلیا کیونکہ **قرآن کریم ایک ایسی کتاب نہیں ہے جس کو خلاصۃً ترجمے کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔ قرآن کریم سے براہ راست استفادے کیلئے نہایت ضروری ہے کہ ترجمے کی بنیادوں سے انسان واقف ہو۔ یہ پتہ ہو کہ یہ ترجمہ کیوں کیا جارہا ہے۔** عربی زبان میں فاعل کیا ہوتا ہے، مفعول کیا ہوتا ہے، مفعول بہٖ، کیا ہوتا ہے اسم اور خبر کس کو کہتے ہیں۔ غرضیکہ بہت سی اصطلاحیں ہیں۔ ان سے میں اس وقت آپ کے دماغوں کو بھرنا نہیں چاہتا۔ میں صرف یہ مثال دینا چاہتا ہوں کہ ترجمہ پڑھ لینا یعنی عربی پڑھنے کے بعد ساتھ لکھا ہوا ترجمہ پڑھ لینا ایک اور بات ہے کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچتا ہے لیکن براہ راست قرآن کریم سے استفادہ کے لئے، اس کے مضامین میں غوطہ خوری کے لئے نہایت ضروری ہے کہ بنیادی عربی گرائمر سے کچھ واقفیت ہو اور پتہ ہو کہ یہ ترجمہ کیوں کیا جارہا ہے جب وہ شروع کریں گے تو پھر آگے اور مسائل پیدا ہوں گے۔ پھر علم کی نئی کھڑکیاں کھلیں گی۔ پھر نئے میدان سامنے آئیں گے۔

نئی چوٹیاں ظاہر ہوں گی۔

ایک لامتناہی سفر ہے۔ اس سفر کا ایک چھوٹا سا نمونہ میں نے انگلستان میں آپ کے سامنے رکھا ہے یعنی جتنے نومبایعین ہیں ان میں سے آج تک میرے علم میں صرف یہ ایک انگریز ہیں جنہوں نے پورا قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا ہے۔ اور باقی سارے اس کے بغیر پڑھے ہوئے نہیں سوائے ان واقفین کے جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کیا اور باقاعدہ جامعہ میں تربیت حاصل کی۔ اللہ کے فضل سے عالم دین بنے۔ میں ان کی بات نہیں کررہا۔ عوام الناس میں جتنے بھی نئے احمدی ہوئے ہیں ان میں یہی حال ہے۔ پھر آپ پاکستانیوں میں سے احمدی ہونے والوں کا جائزہ لے کر دیکھ لیں کہ وہ اخلاص میں ترقی کریں بھی۔ اس کے باوجود ان کے اندر علمی خلاء دکھائی دیں گے اور جماعت کے عقائد کے لحاظ سے ان کی گہرائی میں اترنے کے لئے ان کو ابھی کئی سفر کرنے ہیں۔ اس پہلو سے **تفقہ فی الدین حاصل کرنا اس طریق پر جس پر قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے یہ بے حد ضروری ہے۔ اور وقف عارضی کو اس کے ساتھ متعلق کرنا چاہئے جہاں جہاں بھی وقف عارضی کا نظام جاری ہے اور اللہ کے فضل سے لوگ اپنے آپ کو پیش کررہے ہیں اس کو قرآن کریم کی اس آیت کی نصیحت کے تابع کرکے اگر مرکز میں نہیں بلایا جاسکتا تو جس جگہ بھی ممکن ہے وہاں ان کا انتظام کرنا چاہئے اور کچھ تربیت ضروری ہے۔** اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے عارضی طور پر تربیتی لٹریچر شائع کرکے ہی کسی حد تک ہم کمزوریوں کو دور کرسکتے ہیں۔ دیکھیں قرآن کریم نے بڑے خوبصورت انداز میں سارے امکانات کو کھلا رکھا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ مرکز میں پہنچیں وہ لوگ۔ کیونکہ ناممکن ہے۔ (دین) جو ساری دنیا میں پھیل رہا ہو کیسے ممکن ہے کہ ہر جگہ سے لوگ آکر ایک مرکز (دین) میں پہنچ کر وہاں سے دین سیکھیں۔ فرمایا (۔) نفر کا مطلب دو طریق پر سمجھا جاسکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ ان میں سے نتھر کر الگ ہو جائیں۔ کچھ ایسے لوگ ہوں جو جہاں بھی ہیں یہ فیصلہ کرلیں کہ ہم یہ امتیاز حاصل کریں گے کہ ہم نے دین میں تفقہ حاصل کرنا ہے۔ پس ظاہری طور پر وہ اپنے مقام کو نہ بھی چھوڑیں تو وہ ہیں جہاں وہ موجود ہیں ان کے لئے تفقہ فی الدین کا انتظام ہونا ضروری ہے۔ دوسرا ہے نفر من کل فرقة کا ظاہری نفر یعنی۔

وفود بن کر باقاعدہ ان میں سے ایک طبقہ سفر اختیار کرے

اور وہ سفر خالصۃً دین حاصل کرنے کی غرض سے اختیار کیا جائے تو پیشتر اس کے کہ یہ دین پہنچانے کے لئے لوٹیں، دین حاصل کرنے کیلئے سفر اختیار کریں۔ ظاہر بات ہے (۔) ورنہ انہوں نے کہیں دین حاصل کرنے کیلئے کیوں پہنچنا ہے اور پھر ذکر ہی (۔)، مومنوں سے شروع کیا گیا ہے۔ پس اس پہلو سے اس نظام کو وقف عارضی کا نظام بنانا ضروری ہے۔ ورنہ وقف عارضی سے پوری طرح استفادہ نہیں کیا جاسکے گا اور جو پاکستان کے علاوہ ممالک ہیں۔ انگلستان ہے یا جرمنی ہے یا ناروے ہے۔ اسی طرح افریقن ممالک ہیں۔ ہندوستان میں آج کل خدا کے فضل سے کثرت سے (دعوت الی اللہ) ہو رہی ہے اور جوق در جوق بعض جگہ لوگ (احمدیت) میں داخل ہو رہے ہیں۔ ان سب جگہوں میں وقف عارضی کے نظام کو دوبارہ زندہ کرنا بے حد ضروری ہے اور جن ذیلی تنظیموں کے سپرد بھی میں نے یہ کام کیا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم دیں وہ وقف عارضی کے نظام کے علاوہ اپنے دائرے میں مختصر ایسی کلاسز کا انتظام کرسکتے ہیں۔ ایسے تربیتی انتظامات جاری کرسکتے ہیں جن کے نتیجے میں جن لوگوں کو انہوں نے قرآن کریم سکھانا ہے ان میں سے کچھ لوگ پہلے چن لئے جائیں۔ اور ایک جگہ نہیں کہ ضرور لندن ہی بلایا جائے یا ضرور کسی بڑی مرکزی جماعت میں ہی بلایا جائے۔ جہاں جہاں ممکن ہے وہاں مختصر پیمانے پر تفقہ فی الدین سکھانے کا انتظام کرادینا چاہئے۔ اس کے لئے آج کل جو ماڈرن DEVICES ہیں، میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی کیسٹس ہیں، ویڈیوز ہیں، چھوٹا چھوٹا تربیتی لٹریچر ہے اس کو بھی شائع کریں لیکن یہ یاد رکھیں کہ جو ذاتی تربیت فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ وہ محض لٹریچر یا ویڈیوز وغیرہ کے ذریعہ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہ متبادل چیزیں ہیں۔ تیمم کا رنگ رکھتی ہیں۔ قرآن کریم نے جو زور دیا ہے وہ اس بات پر ہے کہ ذاتی تربیت کی جائے اور ذاتی تربیت اسی طرح ممکن ہے کہ کچھ لوگ آئیں۔ آپ ان کو سکھائیں۔ ان کو سکھانے کے لئے ان آلات کی مدد بے شک لیں مگر مربی ہونا ضروری ہے کوئی تربیت دینے والا آپ کے لئے ضروری ہے کہ ان کو مہیا کیا جائے اور پھر اس کے تابع آپ ان کو سمجھا کر، خواہ تھوڑا سمجھائیں لیکن کچھ سمجھا کر واپس بھیجیں اور ان کو کہیں کہ یہ تم آگے جاری کردو۔ پس قرآن کریم نے جو نظام جاری کیا ہے وہ اس وقف عارضی کے موجودہ نظام سے بھی کچھ مختلف ہے اور بعض اہم پہلوؤں سے مختلف ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اور قرآن کریم کی جو کلاسز کا ہمارے ہاں رواج ہے اس سے بھی مختلف ہے۔

قرآن کریم کے جو درس جاری کئے جاتے ہیں یا سالانہ کلاسز کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس میں آپ طالب علموں کو بحیثیت طالب علم کچھ سکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ **قرآن کریم کی اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے استاد بنانا ہے۔ طالب علم نہیں بنانا۔ اب ان دو باتوں میں بڑا فرق ہے۔ ایک بچے کو اس غرض سے پڑھایا جائے کہ وہ خود بات سمجھ لے اور اس کی ذات تک اس کو علم حاصل ہو جائے۔ یہ ایک اور بات ہے لیکن اس نیت سے پڑھایا جائے کہ وہ جا کر دوسروں کو پڑھا سکے۔ یہ ایک بالکل اور بات ہے۔** چنانچہ میں نے کئی دفعہ ذکر کیا ہے کہ ہٹلر کے ایک جرنیل کی تجویز کا کہ جب جرمنی میں یہ پابندی تھی کہ ایک لاکھ سے زیادہ جرمن فوج نہیں ہوسکتی یعنی جرمن قوم ایک لاکھ سے زیادہ فوج رکھ نہیں سکتی تو اس قابل جرنیل نے یہ تجویز ہٹلر کے سامنے پیش کی کہ بجائے اس کے کہ ہم ایک لاکھ سپاہی پیدا کریں۔

کیوں نہ ہم ایک لاکھ سپاہی بنانے والے افسر بنادیں

تعداد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ایک لاکھ ہی رہے گا لیکن بجائے اس کے کہ ہم شاگرد بنائیں۔ استاد پیدا کرتے ہیں۔ یہ ترکیب بڑی مشہور ہوئی اور دنیا میں بعد میں بھی بڑے

بڑے اسی پر تبصرے کئے گئے۔ چرچل نے اپنی مشہور کتاب میں بھی اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ اس کے دماغ کی ایک حیرت انگیز BRAIN WAVE تھی جس نے ساری جرمن قوم کی کایا پلٹ دی اور ہماری آنکھوں کے نیچے حیرت انگیز طور پر اس قوم میں یہ صلاحیت پیدا ہوگئی کہ وہ لکھوکھہا بلکہ قریباً ایک کروڑ تک سپاہی پیدا کرسکے ہیں آخری شکل میں۔ تو یہ ترکیب جو اس کے دماغ کی WAVE بتائی جاتی ہے آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم کو خود سکھائی تھی۔ اور اسی آیت میں اس کا بیان ہے۔ فرمایا: دیکھو ایسے طالب علم نہ تیار کرو جو علم کو اپنی ذات تک رکھیں اور خود علم حاصل کریں بلکہ ایسے اساتذہ تیار کرو۔ جو تفقہ فی الدین حاصل کرنے کے بعد بطور استاد اپنی قوموں کی طرف واپس لوٹ سکیں تو اس پہلو سے افریقہ میں ہمیں بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ کئی ایسے ممالک ہیں جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے کثرت کے ساتھ احمدیت پھیلنی شروع ہو چکی ہے اور عیسائیوں میں سے بھی لوگ بڑی کثرت سے (احمدیت) میں داخل ہو رہے ہیں اور غیر احمدی مسلمانوں میں سے بھی۔ وہاں کے امراء کے لئے ضروری ہے کہ ان میں تحریک کر کے صرف وہاں جا کر تربیت کے لئے اپنے مربیوں کو نہ بھجوائیں۔ جیسا کہ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھجوا رہے ہیں بلکہ ان میں سے واقفین عارضی لیں اور ان کو یہ کہیں کہ جہاں ہم تمہارے لئے جگہ مقرر کرتے ہیں وہاں آ کر دین کا اتنا ضرور سیکھنا ہے کہ تم دوسروں کو سکھا سکو اور پھر اس نظام کو سارا سال جاری رکھیں تا کہ یہ ٹولیاں ادلتی بدلتی رہیں آج ایک ٹولی آئی ہے ایک جگہ سے اور جا کر کام میں مصروف ہوگئی۔ کل ایک دوسری ٹولی آگئی۔ پرسوں ایک اور ٹولی آگئی۔ گویا کہ اس طرح ایک جاری کلاس کا انتظام ہو۔ اس کے لئے ان کو چاہئے کہ پورا نظام مقرر کریں اس کا بجٹ بنائیں۔ اور مجھے مطلع کریں کہ اس قسم کا نظام ہم نے جاری کیا ہے اور ضروری نہیں ہے کہ ایک جگہ ہو جیسا کہ میں نے قرآن کریم کی آیت سے آپ کو سمجھایا ہے۔ قرآن کریم نے کسی خاص جگہ کا ذکر نہیں فرمایا۔ اور یہ انسانی سہولتوں اور مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان فرمایا گیا ہے۔ اس لئے جہاں ممکن ہے۔ جہاں آپ کو اساتذہ میسر ہو سکتے ہیں اور کم سے کم محنت سے زیادہ سے زیادہ بہترین نظام جاری کیا جاسکتا ہے وہاں آپ یہ نظام جاری کریں۔

خدام اور انصار اور لجنات

قران کریم سکھانے اور نمازیں سکھانے کیلئے اپنے پروگرام میں اس مضمون کو پیش نظر رکھیں اور وہ بھی ایک تربیتی اور تعلیمی نظام جاری کریں جو سارا سال کام کرتا ہے۔ اس طریق پر جب ہم کام کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ جس کثرت کے ساتھ دنیا میں (دین) پھیلے گا اسی رفتار کے ساتھ ساتھ (دین) کا روحانی نظام مستحکم ہوتا چلا جائے گا۔ اور جو شخص بھی دین میں داخل ہوگا وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامل طور پر ایک ایسے نظام کا حصہ بن جائیگا جو اس کو سنبھالنے والا ہوگا۔ اور نئے آنے والوں کو سنبھالنے والا ہوگا۔ ان کی ذہنی اور علمی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہوگا۔ ان کی اخلاقی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہوگا۔ اور وہ ایک ٹھوس مستقل نظام کا جزو بن کر ایک عظیم قافلے کے طور پر شاہراہ (دین) پر آگے بڑھنے والے ہوں گے۔ یہ نہیں ہوگا کہ کچھ لوگ احمدی ہوئے۔ رپورٹوں میں ذکر آگیا۔ نعرہ تکبیر بلند ہوگئے اور پھر دو سال چار سال کے بعد نظر ڈال کے دیکھی تو پتہ چلا کہ وہ سارے علاقے آہستہ آہستہ عدم تربیت کا شکار ہو کر واپس اپنے اپنے مقام پر چلے گئے ہیں۔ یہ وہ خطرات ہیں جن کے پیش نظر قرآن کریم نے حیرت انگیز طور پر ایسی خوبصورت نصیحت ہمارے سامنے رکھی ہے کہ مضمون کے ہر پہلو پر نظر ڈالتے ہوئے نہایت ہی عمدہ الفاظ میں کامل احتیاطوں کے ساتھ ایک ایسا مضمون ہمارے سامنے کھول کر رکھا ہے کہ جس کے اندر ہماری ساری تربیتی ضرورتیں پوری ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان نصیحتوں پر عمل کرے گی اور بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ استحکام کا پروگرام بھی جاری ہو جائے گا۔

جہاں تک (۔) مخالفین کا یا حکومت کے کارندوں کا زور لگانے کا تعلق ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اللہ کے فضل سے وہ اس میں ناکام ہوئے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ فکر ہے کہ بہت سی غلط فہمیاں جماعت کے متعلق پھیلائی گئی ہیں اور تیزی کے ساتھ جماعت نے پھیلنا شروع کیا تھا اس تیزی کے ساتھ وہاں اب نہیں پھیل رہی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو ان کی انتہا تھی وہاں تک وہ پہنچ چکے ہیں اور اب وہاں سے واپسی شروع ہو چکی ہے۔ میں نے بڑی باریک نظر سے اس تمام عرصے کا جائزہ لیا ہے اور سال بہ سال مقابلہ کر کے دیکھا ہے۔

میں آپ کو بڑے وثوق کے ساتھ یہ خوشخبری دیتا ہوں

کہ وہ جو (دعوت الی اللہ) میں کمزوری آئی تھی، وہ دور بھی اب اپنی انتہا تک پہنچ کر واپس ہونا شروع ہو گیا ہے جتنا زیادہ سے زیادہ زور لگا کر نقصان پہنچا سکتے تھے وہ پہنچا چکے اور کوئی ایک مہینہ بھی ایسا نہیں آیا بلکہ کوئی ایک دن بھی ایسا نہیں آیا جب کہ جماعت احمدیہ پھیل نہ رہی ہو۔ اگرچہ کم رفتار سے پھیلی لیکن پھیلی ضرور ہے۔ اتنے حیرت انگیز دباؤ میں جماعت کا پھیلتے چلے جانا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک غیر معمولی قدرت کا نشان ہے اور جس کثرت کے ساتھ وہ (منحرف) کرنا چاہتے تھے اس کا ہزارواں حصہ بھی ان کو نصیب نہیں ہوا اور چند ایک (منحرف) ہوئے اس کے مقابل پر سینکڑوں نئے احمدی اور بہتر لوگ اور مخلص لوگ جماعت کو عطا ہوتے رہے مگر اب وہ جو کمزوری کا حصہ تھا وہ دور اب طاقت کے دور میں تبدیل ہونا شروع ہو چکا ہے کیونکہ ایک دو سال سے اطلاعوں کے مطابق مولویوں کی تیزی کے باوجود لوگ احمدیت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس نظام کو اور مضبوط کرنا بہت ضروری ہے۔ وہ جتنا بھی زور لگائیں یہ ایک بات یقینی اور قطعی ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود (۔) سے جو وعدے کئے ہیں جیسا کہ وہ ہمیشہ پورا کرتا آیا ہے اب بھی ضرور پورا کرتا رہے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو بدل سکے لیکن اگر ہم اپنے اندر مزید پاک تبدیلیاں پیدا کریں تو ان وعدوں کے ہم ایسے مستحق بن جائیں گے کہ وہ خدا نے پورے تو کرنے ہی ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود (۔) کے نام اور عزت اور اس بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے پورے کرنے ہوں کہ میں نے اپنے ایک پاکیزہ وفادار بندے سے وعدے کئے تھے ان کو میں ضرور پورا کروں گا تو یہ مضمون اپنی جگہ ایک طرف ہے۔

دوسرا مضمون اس میں یہ داخل ہو جاتا ہے کہ جماعت اپنے آپ کو وعدوں کا مستحق بنا دے۔ ایسی صورت میں خدا کے فضل اس کثرت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں کہ صرف ایک وجہ نہیں رہتی وعدوں کو پورا کرنے کی بلکہ جماعت زبان حال سے خدا تعالیٰ سے یہ فضل مانگتی ہے اور کہتی ہے کہ ہم بھی تو مستحق ہیں۔ ہم نے بھی تو بڑی وفا کے ساتھ بڑے صبر آزما دور میں اپنے تعلق کو تیرے ساتھ قائم رکھا ہے۔ بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود (۔) سے جو تو نے وعدے کئے ہیں وہ تو تو نے پورے کرنے ہی ہیں۔ ہم پر اس کے علاوہ بھی احسان فرما اور اس کثرت کے ساتھ ہم پر فضل نازل فرما کہ دشمن دیکھے کہ تیری محبت بارش کے قطروں کی طرح ہم پر برس رہی ہے اور وہ موسلا دھار بارش بنتی چلی جا رہی ہے۔ یہ وہ دعا ہے جو دعا کرتے ہوئے اہلیت کی خاطر قرآن کریم کی نصائح پر عمل کرتے ہوئے ایک مضبوط نظام کے تابع اپنی تربیت کی طرف توجہ کریں اور نئے آنے والوں کی تربیت کی طرف توجہ کریں۔

حضرت مسیح موعود کا اقتباس پڑھ کر میں اب اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

”یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلہ کے برباد کرنے کے لئے کس قدر انہوں نے زور لگائے اور کیا کچھ ہزار جانکاہی کے ساتھ ہر قسم کے مکر کئے یہاں تک کہ حکام تک جھوٹی مخبریاں بھی کیں خون کے جھوٹے مقدموں کے گواہ بن کر عدالتوں میں گئے۔

یہ جو واقعات حضرت مسیح موعود (۔) کے ساتھ ہو رہے تھے یہ سارے واقعات آج کثرت کے ساتھ (۔) ہو رہے ہیں۔ اس کثرت سے جھوٹی گواہیاں احمدیوں کے خلاف دی جا رہی ہیں کہ بعض دفعہ غیر احمدی جج حیران ہو جاتا ہے اور وہ (مخالفین) کو مخاطب کر کے کہتا ہے خدا

کا خوف کرو (۔) مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ تم جھوٹے ہو۔ چنانچہ بعض مقدموں میں احمدیوں کے حق میں فیصلہ کرتے ہوئے ان مجسٹریٹوں نے یا جج نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ الف سے لے کری تک سارا مقدمہ جھوٹ پر مبنی ہے اور جتنے بڑے بڑے (لوگ) گواہی دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے سب جھوٹے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (۔) ان سب باتوں سے خود گزرے ہیں۔ اس لئے (۔) لوگ یہ نہ خیال کریں کہ وہ کوئی قربانیوں کے نئے میدانوں میں داخل ہوئے ہیں۔ ان میدانوں میں داخل ہوئے ہیں جن کا آغاز حضرت مسیح موعود (۔) کے زمانے میں ہو چکا تھا۔ اور سب سے زیادہ مصیبتیں اس راہ میں خود حضرت مسیح موعود (۔) نے جھیلی ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:۔

..........اور تمام مسلمانوں کو میرے پر ایک عام جوش دلایا اور ہزار ہا اشتہار اور رسالے لکھے اور کفر اور قتل کے فتوے میری نسبت دیئے اور مخالفانہ کاروائیوں کے لئے کمیٹیاں کیں......

یہ سارے کام جو آج پاکستان میں ہو رہے ہیں ان کا آغاز حضرت مسیح موعود (۔) کے زمانے میں حضرت مسیح موعود (۔) کی ذات کو نشانہ بناتے ہوئے کیا جا چکا تھا۔

پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔

پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحہ ہستی پر اس کا نام ونشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور تک چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزار ہا پرندے اس پر آرام کر رہے ہیں......

آج جماعت احمدیہ اپنے روحانی آقا حضرت مسیح موعود (۔) کو مخاطب کرتے ہوئے یہ عرض کر سکتی ہے کہ اے ہمارے آقا! اب یہ درخت ہزاروں کو نہیں بلکہ لاکھوں کو پناہ دے رہا ہے اور ایک دو ملکوں میں نہیں بلکہ 120 ملکوں میں اس کی شاخیں پھیل چکی ہیں اور کثرت کے ساتھ روحانی پرندے اس درخت پر آ کر اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس کے پھل کھا رہے ہیں۔ اس کی چھاؤں میں پناہ لے رہے ہیں۔ پس یہ وہ درخت ہے جس کی آبیاری ہم نے کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں اس کی توفیق عطا فرمائے اور اس درخت کو ہمیشہ بیماریوں سے پاک رکھتے ہوئے صحت اور توانائی کے ساتھ پھولنے اور پھلنے میں اگر ہمارے خون کی بھی اس کی سیرابی کے لئے ضرورت پیش آئے تو ہمیں اپنے کامل اخلاص کے ساتھ اس خون کو اس درخت کی آبیاری کے لئے پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 14 جون 1990ء)

بینن میں ایک نئی احمدیہ بیت الذکر

رپورٹ: رشید احمد طیب صاحب - مربی سلسلہ بینن

جماعت احمدیہ بینن (Benin) خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جہاں دعوتی اور تربیتی مہمات میں ایک عرصہ سے شاندار کامیابیاں حاصل کر رہی ہے وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظیم الشان تحریک ''تعمیر بیوت الذکر'' کے میدان میں بھی پوری طرح سرگرم عمل ہے۔

سیرے کالے بینن کے شمال میں ڈیپارٹمنٹ ''بورگو'' (Borgou) کا ایک بہت بڑا گاؤں ہے جو کہ نئے احمدی ہونے والے بادشاہ کے شہر ''پاراکو'' سے قریباً 95 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک ہمسایہ ملک نائجر کی حدود کے قریب واقع ہے واضح ہو کہ بینن میں ریجن کے لئے ڈیپارٹمنٹ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے دو سال قبل اس گاؤں کی تقریباً سب آبادی ہمارے مقامی معلمین کی کوششوں سے جماعت میں داخل ہو چکی ہے۔ یہاں ایک بہت بڑے عالم دین ''الفاھارون ہاشمی'' کا مدرسہ ہے جو کہ پورے علاقہ میں شہرت رکھتے ہیں۔ اس مدرسہ سے طلباء قرآن کریم اور دیگر ضروری دینی تعلیم لے کر قرب و جوار کے دوسرے دیہات میں امامت اور تدریس کا کام کرتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ قبل جب انہوں نے احمدیت قبول کی تو پورے علاقہ میں جماعت کی شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ انہیں ایام میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو یہاں بیت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ شدید مخالفت کی وجہ سے گاؤں کے نئے احمدی پریشان تو ہوئے لیکن الفاھارون صاحب متواتر خود بھی اور مقامی معلمین کے ذریعہ بھی لوگوں کو یہ یقین دلاتے رہے کہ جماعت احمدیہ سچی ہے اور یہی حقیقی دین ہے۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے آپ کی کوشش کے نتیجہ میں یہاں کے تمام احمدیوں کو ثبات قدم نصیب ہوا۔

بیت الذکر کی تعمیر مکمل ہونے پر الفاھارون صاحب نے مکرم امیر صاحب بینن کو پیغام بھیجا کہ ہم بیت الذکر کے افتتاح کی تقریب پوری شان وشوکت کے ساتھ منانا چاہتے ہیں تا کہ علاقہ کے لوگوں کو بتایا جائے کہ جماعت احمدیہ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے گھبرانے والی جماعت نہیں ہے۔ چنانچہ اس تقریب کے لئے 15 / فروری 2002ء کا دن مقرر کیا گیا۔

محترم حافظ احسان سکندر صاحب امیر ومشنری انچارج بینن کی قیادت میں دس افراد کا ایک قافلہ جماعتی ہیڈ کوارٹر پورتو نووو (Porto Novo) سے تقریباً 480 کلو میٹر کا سفر طے کر کے پاراکو (Parakou) پہنچا۔ اس وفد میں دو صحافی نمائندگان اور خاکسار (رشید احمد طیب) کے علاوہ نیشنل مجلس عاملہ کے چھ ممبران شامل تھے۔ پاراکو سے شمالی علاقوں کے مربی مکرم خالد محمود شاہد صاحب، کولن (Kolan) ڈیپارٹمنٹ کے مربی مکرم اصغر علی بھٹی صاحب، چار مقامی معلمین اور مختلف جماعتوں کے بیس نمائندے بھی بعد میں اس قافلہ میں شامل ہو گئے۔ اس طرح تقریباً 40 / افراد پر مشتمل یہ قافلہ سیرے کالے گاؤں پہنچا۔ جہاں جماعت کے افراد کا ایک جم غفیر گاؤں سے باہر سڑک کے دونوں جانب قطاروں میں استقبال کے لئے موجود تھا۔ وفد کے وہاں پہنچتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر، مختلف دعائیہ کلمات، مقامی زبان اور عربی میں استقبالیہ نغمات وغیرہ سے گونجنے لگی۔

گاؤں کے چیف، امام اور الفاھارون ہاشمی صاحب نے آگے بڑھ کر محترم امیر صاحب اور قافلہ کو خوش آمدید کہا۔

بیت الذکر کے وسیع صحن کو سایہ دار بنا کر تقریب کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ مہمانوں کے پہنچنے پر تلاوت قرآن کریم سے اس بابرکت تقریب کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد مقامی زبان اور فرنچ میں اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔

گاؤں کے چیف نے اس موقعہ پر اپنی طرف سے اور گاؤں کے تمام لوگوں کی طرف سے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ اتنی بڑی آبادی کے لئے یہاں بیت الذکر کا انتظام کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب امید ہے کہ احمدیت نہ صرف اس گاؤں بلکہ اردگرد کے تمام دیہات میں بھی پوری مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گی۔

گاؤں کے امام آس پاس کے دیہات سے آئے ہوئے دوسرے آئمہ، الفاھارون صاحب اور چند دوسرے معززین نے بھی باری باری اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک کیتھولک چرچ کے پادری بھی موجود تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ جو تصویر دین کی پیش کرتی ہے اس میں خدمت انسانیت اور دوسرے مذاہب سے رواداری کا عنصر غالب ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج میں اس تقریب میں شامل ہو کر بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں اور مستقبل میں ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ مل جل کر اس علاقہ کے عوام کی خدمت کریں۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں اولاً، والہانہ استقبال اور اس شاندار تقریب کے انعقاد پر منتظمین اور اہل گاؤں کو مبارکباد پیش کی جس کے بعد محترم امیر صاحب نے بیوت الذکر کے حقیقی مقصد کو احباب کے سامنے پیش کیا اور انہیں نئی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی کہ اب یہاں کی جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسے پوری طرح آباد کریں۔

محترم امیر صاحب نے اس موقعہ پر بیت الذکر کے لئے صفیں، لاؤڈ سپیکر اور بعض دیگر ضروری اشیاء نیز احمدیہ ہسپتال کی طرف سے ایک خوبصورت وال کلاک تحفۃً پیش کیا۔ اس موقع پر دو معذور افراد کے لئے دو عدد وہیل چیئرز بھی ہدیۃً دی گئیں۔ جس پر مکرم الفاھارون ہاشمی صاحب نے اپنی طرف سے اور تمام احباب سیرے کالے کی جانب سے محترم امیر صاحب اور نظام جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے بیت الذکر کا باقاعدہ رسمی افتتاح کیا۔

افتتاحی تقریب کے بعد نماز جمعہ ادا کی گئی اور احباب کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس بابرکت تقریب میں 500 سے زائد احباب شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر موجود صحافیوں نے اس تقریب کی تمام رپورٹ اخبارات میں دینے کے لئے تیار کی۔ ان میں سے ایک نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح اس گاؤں کے لوگوں نے اپنے امیر جماعت کا استقبال کیا ہے اس طرح تو ہمارے لوگ اپنے وزراء کا بھی استقبال نہیں کرتے۔ اس بابرکت تقریب کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا۔ محترم الفاھارون ہاشمی صاحب نے محترم امیر صاحب کو الوداع کہتے ہوئے یقین دہانی کروائی کہ اب اس گاؤں کو ہم ایک مثالی احمدی گاؤں بنائیں گے اور میں خود مرکزی مربی کے ساتھ شامل ہو کر یہاں کے ہر گاؤں میں پہنچ کر احمدیت کی تشہیر کروں گا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ تعمیر اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے اور اسے ہمیشہ اپنے مخلصین، موحد عبادت گزار نمازیوں سے آباد رکھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3- مئی 2002ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

محترمہ فرحت اختر صاحبہ کا انتقال

مکرمہ شوکت گوہر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب تحریر کرتی ہیں کہ احباب جماعت کو دلی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہماری بڑی ہمشیرہ مکرمہ فرحت اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب صوبائی امیر آندھراپردیش انڈیا بنت حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ مورخہ 10 جون 2002ء کو سکندرآباد حیدرآباد دکن میں وفات پاگئیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ جنازہ قادیان لے جایا گیا جہاں مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ محترمہ فرحت اختر صاحبہ کو تحریر و تقریر میں ملکہ حاصل تھا اور آپ ایک لمبے عرصہ تک سکندرآباد حیدرآباد کی صدر لجنہ بھی رہیں۔ جماعت سے دلی محبت اور سرگرم رکن اور دعاگو خاتون تھیں۔ آپ نے اپنی یادگار میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

(1) مکرم سلطان محمد الٰہ دین صاحب سکندرآباد

(2) مکرم خالد احمد الٰہ دین صاحب قائد سکندرآباد

(3) مکرمہ ڈاکٹر نصرت شریف صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف صاحب نیویارک امریکہ

(4) مکرمہ صالحہ عتیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمود قریشی صاحب۔ امریکہ

(5) مکرمہ ڈاکٹر منصورہ صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد طارق صاحب نگران شعبہ سمعی بصری قادیان۔

آپ مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ گائنا کالوجسٹ فضل عمر ہسپتال کی بڑی بہن تھیں۔

آپ کی وفات اور تدفین کے وقت آپ کی والدہ محترمہ اور بہن بھائیوں میں کوئی بھی شامل نہیں ہو سکا۔ بوڑھی والدہ کیلئے بھی بہت بڑا صدمہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات، مغفرت اور جملہ لواحقین کیلئے صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

فوری رابطہ کریں

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ امتہ الرحمٰن صاحبہ، مبشرہ سلطانہ صاحبہ اور محمد شریف صاحب جن کا سابقہ ایڈریس 13/3 محلہ دارالعلوم غربی ہے۔ یہ دوست جہاں بھی ہوں نظارت امور عامہ سے فوری رابطہ کریں۔ ان میں سے کسی ایک کا شناختی کارڈ نمبر 303-16-164456 ہے۔

(نظارت امور عامہ)

احمدی حافظات کی تنظیم کا قیام

عائشہ اکیڈمی ربوہ سے فارغ التحصیل حافظات کی تنظیم مارچ 2002ء میں قائم کی گئی ہے۔ اس کا افتتاحی اجلاس 10 مارچ 2002ء میں ہوا۔ اور اب تک اس کے چار اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ 55 حافظات کی تجدید ہو چکی ہے ہماری کئی ایک حافظات بیرون ربوہ ہیں اور بعض بیرون پاکستان بھی ہیں۔ اس ماہانہ اجلاس میں صرف ربوہ کی حافظات شامل ہوتی ہیں۔ اس تنظیم کے قیام کے مقاصد یہ ہیں:۔

1- حافظات درست تلفظ کے ساتھ حفظ کے عمل کو جاری رکھیں۔

2- قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف توجہ دلانا۔

3- قرآن کریم کی تفسیر سیکھنے کی طرف توجہ دلانا۔

4- حافظات کی آپس میں شناسائی ہو اور بہنوں جیسا تعلق قائم ہو۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ چار حافظات مکمل قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ چکی ہیں۔ جائزہ لینے پر معلوم ہوا کہ نماز باترجمہ سب کو آتی ہے۔ تفسیر قرآن کی طرف رغبت دلانے کیلئے دوران اجلاس اب تک سورۃ فاتحہ اور سورۃ الکہف کی تفسیر کا خلاصہ از تفسیر حضرت مصلح موعود طالبات کے سامنے پیش کیا گیا اور طالبات کو تاکید کی گئی کہ وہ مکمل تفصیلی تفسیر کا از خود مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ ہر اجلاس میں یہ تفسیری پروگرام جاری رہے گا۔ احمدی حافظات کی تنظیم کا اجلاس ہر ماہ ہوا کرے گا۔

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (PUCIT) نے بی ایس سی (آنرز) کمپیوٹر سائنس اور ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جولائی 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 12 جون 2002ء۔

یونیورسٹی کالج لاہور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ (i) LLB (آنرز) (ii) بی ایس سی (آنرز) اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس (iii) بی ایس سی (آنرز) اکنامکس (iv) بی ایس سی اکنامکس اینڈ مینجمنٹ (v) مینجمنٹ ودلا (vi) انفارمیشن سسٹم اینڈ مینجمنٹ (vii) کمپیوٹنگ اینڈ انفارمیشن سسٹم۔

داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 11 جون 2002ء

(نظارت تعلیم)

Email:ntaleem@fsd.paknet.com.pk

درخواست دعا

مکرم ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق تحریر کرتے ہیں کہ مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مرحوم کے بھائی مکرم ڈاکٹر سمیع اللہ ریاض صاحب فیکٹری ایریا ربوہ بعارضہ قلب، شوگر وغیرہ شدید بیمار ہیں۔ ان دنوں وہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کے بڑے بھائی مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ بھی گردوں کی تکلیف کی وجہ سے پشاور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان ہر دو کی حالت بہت زیادہ دعاؤں کا محتاج ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خصوصی رحم و کرم سے صحت کاملہ دعاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر مطیع اللہ چیمہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری خوشدامن محترمہ سیدہ امتیاز اختر صاحبہ اہلیہ راجہ عبدالوہاب صاحب محلہ دارالرحمت شرقی الف ریلوے روڈ ربوہ مورخہ 12 جون 2002 کو بعمر (60) سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المہدی گولبازار ربوہ میں پڑھائی اور تدفین مکمل ہونے پر دعا کرائی۔ مرحومہ محترم پیر فیض عالم ہاشمی مرحوم آپ گوگیکی ضلع گجرات کی بیٹی تھیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل نے مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) کو بطور نمائندہ الفضل ضلع راولپنڈی کے دورہ پر مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے بھجوایا ہے۔

(1) بقایا جات کی وصولی (2) اشاعت اور نئے خریدار بنانا۔ (3) اشتہارات کی ترغیب۔

احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
بلال انٹر پرائزز
آفس 441767-051-440892
رہائش 051-410090

بواسیر خونی، بادی کیلئے
صرف ایک خوراک
PILES COVER
پائلز کور کیپسول
ریسرچ ہومیو فارما (رجسٹرڈ) لاہور
0320-4890339
سٹاکسٹ: محمود ہومیو پیتھک
سٹور اینڈ کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون 214204

تمام ایئرلائنز کے ٹکٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں
کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ملٹی سکائی ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ
S.N.C-6 سنٹر بلاک 12/D فضل الحق روڈ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 2273094-2873030-2873680
فون ڈائریکٹ: 2275794 فیکس: 2825111
Email:multiskytours@hotmail.com

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
احمد جیولرز
دکان 1۔ مبارک مارکیٹ
ریلوے روڈ گلی 1۔ ربوہ
فون شوروم 214220 فون رہائش 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصر اللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک	لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز یہ تیل بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے	رعایتی قیمت ایک ماہ کی دوائی 120ML بمعہ ڈاک خرچ -/150 -/210
کالکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)	مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے ایک مکمل ٹانک ہے، نیز وقت سے پہلے بالوں کو سفید ہونے اور گرنے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے	رعایتی قیمت ایک ماہ کی دوائی 20ML بمعہ ڈاک خرچ -/100 -/360
ٹنی پر مدر ٹنکچر (سپیشل) امراض معدہ و پیٹ	تیزابیت، جلن، درد، السر، بدہضمی، گیس، قبض اور بھوک و خون کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔	رعایتی قیمت ایک ماہ کی دوائی 20ML بمعہ ڈاک خرچ -/100 -/360

جرمنی سیل بند پوٹینسی سے تیار کردہ G.H.P کی معیاری، زود اثر سیل بند پوٹینسی

دوائی کی طاقت و پیکنگ	10ML سپیشل پلاسٹک شیشی	10ML گلاس شیشی	20ML سپیشل پلاسٹک شیشی	20 گرام گولیاں
6X/30/200/1000	-/8	-/10	-/12	-/8
10M/50M/CM	-/12	-/15	-/18	-/12

خوبصورت بریف کیس بمع 80 سیل بند ادویات	10ML سپیشل پلاسٹک شیشی	10ML گلاس شیشی	20ML سپیشل پلاسٹک شیشی	GHP-20ML مرکب ادویات
	-/1000	-/1200	-/1300	-/2000

اس کے علاوہ جرمن سیل بند پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز، مرکبات، ہومیوپیتھک سامان و کتابیں رعایتی قیمت پر خریدیں۔

تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 212399
خصوصی رعایت کیساتھ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ منگل 18-جون زوال آفتاب : 1-10
☆ منگل 18-جون غروب آفتاب : 8-19
☆ بدھ 19-جون طلوع فجر : 4-20
☆ بدھ 19-جون طلوع آفتاب : 6-00

بجٹ: گوادر کو فری ٹریڈ زون بنانے کا اعلان وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ وار ٹیکس نہیں لگے گا اور نہ منی بجٹ آئیگا- گوادر کو فری ٹریڈ زون بنا رہے ہیں- گوادر کو جبل علی پورٹ دوبئی اور سعودی عرب وغیرہ کی دوسری پورٹ کی طرح فری پورٹ بنا رہے ہیں- وزیر خزانہ نے بجٹ پر سوالوں کے جوابات دیتے ہوئے کہا کہ ڈیڑھ سال بعد قرضوں کی ضرورت نہیں رہیگی- ریلوے ٹکٹوں، منرل واٹر، مکھن اور دیسی گھی پر ڈیوٹی نہیں لگائی گئی- غربت کے خاتمے کیلئے 137 ارب اور ترقیاتی پروگرام کیلئے 134 ارب رکھے گئے ہیں- غیر ملکی امداد سے 10 ارب ملیں گے-

بجلی پر 15 فیصد ٹیکس بجلی کے صارفین کو اب پندرہ فیصد جنرل سیلز ٹیکس دینا پڑیگا- یہ بات وزارت خزانہ کے ترجمان نے بتائی-

گھی دو سے تین روپے مہنگا ہو گا نئے بجٹ میں آئل پر ٹیکس لگنے کی وجہ سے گھی کی قیمتوں میں دو سے تین روپے فی کلوگرام اضافہ ہو جائیگا- نئے بجٹ کے مطابق گھی تیل مہنگا ہو گیا ہے جبکہ گاڑیاں سستی ہو گئی ہیں-

لینڈ سلائیڈنگ سے 8 ہلاک وادی نیلم مظفر آباد کے علاقے میں لینڈ سلائیڈنگ ہونے سے ایک ہی خاندان کے آٹھ افراد جاں بحق ہو گئے-

ٹریفک حادثہ میں 7 ہلاک انڈس ہائی وے کوہاٹ کے قریب ایک پک اپ کے آئل ٹینکر سے ٹکرا جانے سے 7 افراد ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے-

بجٹ پر سیاسی پارٹیوں کا ردعمل نئے بجٹ پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے ملک کی بیشتر سیاسی جماعتوں نے اسے امیروں کا بجٹ قرار دیا ہے اور غریبوں پر ظلم کے مترادف قرار دیا ہے- تیل گھی کی قیمتوں میں اضافہ جنرل سیلز ٹیکس کا نفاذ ہوا ہے جبکہ اس کے بالمقابل گاڑیاں سستی ہو گئی ہیں اور صدر مملکت کے ماہانہ اخراجات سوا سات کروڑ روپے ہیں ان کو مہنگا ترین حکمران قرار دیا ہے-

کشمیر پر ثالثی نہیں کر رہے- امریکہ امریکی صدر بش کی قومی سلامتی کے مشیر کنڈولیزا رائس نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کئی عشروں سے جاری تنازعہ کشمیر حل کرنے کیلئے امریکہ ثالثی نہیں کر رہا- دونوں ملک مذاکرات سے مسئلہ کشمیر حل کریں- بش انتظامیہ پاک بھارت کشیدگی میں کمی کے بارے میں پر امید ہے تاہم مستقبل میں ممکنہ ایٹمی تصادم روکنے کیلئے مذاکرات ضروری ہیں- صدر بش آئندہ دنوں میں مشرق وسطیٰ کی پالیسی وضع کریں گے- پائیدار امن کیلئے فلسطین میں جمہوری ادارے قائم ہونے چاہئیں القاعدہ کی طرف سے نئے حملے کے خلاف امریکہ کو مستعد رہنا ہوگا-

لویہ جرگہ میں شدید ہنگامہ افغان لویہ جرگہ کے اجلاس میں اس وقت شدید ہنگامہ ہو گیا جب قومی اسمبلی کی تشکیل کیلئے ارکان کے انتخابی طریقہ کار پر گرما گرم بحث ہو رہی تھی- سٹیج پر دھاوا بول دیا گیا- ربانی پر چوری کا الزام لگایا گیا- جرگے کی خواتین نے 15 نشستیں مسترد کرتے ہوئے قومی اسمبلی میں عورتوں کیلئے 30 نشستوں کا مطالبہ کر دیا-

طالبان قیدیوں پر مظالم برطانوی اخبار "سنڈے مرر" نے ایک تحقیقاتی رپورٹ میں امریکی فوجیوں کی طالبان قیدیوں پر سفاکی کا بھانڈا پھوڑتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکیوں نے طالبان قیدیوں کو مارنے سے پہلے زبانیں کاٹ دیں- قیدیوں کے بال اس زور سے کاٹے کہ لہو بہنے لگا- پھر سر پر تیزاب پھینک کر قہقہے لگاتے رہے قیدی فریاد کرتے رہے ہمیں نہ مارو- ا امریکی فوجیوں نے ڈنڈے مار مار کر ہلاک کر دیا- ایک قیدی کی گردن مروڑ کر ہلاک کیا گیا- آٹھ ہزار طالبان شبرگان جاتے ہوئے کنٹینر میں دم گھٹنے سے مر گئے- 40 امریکی فوجیوں نے سینکڑوں قیدیوں کو ویرانے میں لے جا کر مار دیا- طالبان پر امریکی مظالم کی فلم دیکھ کر جرمن ارکان پارلیمنٹ رونے لگے- قلعہ جنگی میں القاعدہ کا قتل عام کیا گیا-

ہیلی کاپٹر تباہ سپین میں مزدوروں کو لے جانے والا ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہو گیا- ہیلی کاپٹر کے دو پائلٹوں سمیت 8 افراد ہلاک ہو گئے-

بس دریا میں گر گئی بھارت میں ہندو یاتریوں سے بھری بس دریا میں گر جانے سے 26 ہلاک اور 6 زخمی ہو گئے- صرف چار نعشیں برآمد ہو سکی ہیں-

مسلمانوں پر حملے بھارتی صوبہ گجرات میں فسادات کے دوران بے گھر ہونے والے ہزاروں افراد کیلئے احمد آباد میں لگائے جانے والے کیمپوں کو بھارتی حکومت بند کرنا چاہتی ہے- کیمپوں میں 27 ہزار مسلمان پناہ لئے ہوئے ہیں- لیکن مسلمان خوف کے مارے واپس جانے کو تیار نہیں- واپس جانے والے مسلمانوں پر ہندو حملے کرتے ہیں- انہیں مذہب چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا ہے- پولیس حملہ آوروں کی مدد کرتی ہے- کیمپ میں مقیم لوگوں کی رائے ہے کہ پولیس کی جانب سے سیکورٹی کے وعدوں پر یقین نہیں-

خبریں ورلڈ کپ فٹبال 2002ء

☆ سینیگال سویڈن کو ہرا کر کوارٹر فائنل میں پہنچ گیا اور ایک نئی تاریخ رقم کی کہ پہلی افریقی ٹیم جو کوارٹر فائنل میں پہنچی ہے- مقررہ وقت تک میچ ایک ایک گول سے برابر تھا اضافی وقت میں سینیگال نے گول کر کے مقابلہ جیت لیا-

☆ سپین اور آئرلینڈ کے میچ کا فیصلہ پلنٹی شوٹس پر ہوا- سپین نے پلنٹی ککس میں 3-2 سے کامیابی حاصل کر کے کوارٹر فائنل کیلئے کوالیفائی کر لیا-

دکانیں کرایہ کیلئے خالی ہیں
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ میں دکانیں کرایہ کیلئے خالی ہیں
رابطہ چوہدری نسیم احمد c/o سلطان گولڈ سمتھ فون 214492

البشیرز- اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
فون شوروم 04524-214510 رہائش 04942-423173

احمد موٹرز
نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید وفروخت کا مرکز
157/13 فیروزپور روڈ- مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے- مظفر محمود
فون آفس 7572031-32 رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
بٹ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
فون 042-5151130 پروپرائٹر: ظہیر احمد باجوہ

خان نیم پلیٹس
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 5123862
نیم پلیٹس، اسٹکرز، شیلڈز معیاری سکرین پرنٹنگ، ڈیزائننگ اور کمپیوٹرائزڈ پلاسٹک فوٹو سیکورٹی کارڈز
ای میل: Knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9:00 بجے تا شام 4:30 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چونا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا- میاں عباس علی، میاں ریاض احمد- میاں محمد اسلم

Guild Key — Smta
ایم ٹی اے کیلئے معیاری ڈیجیٹل رسیور نہایت مناسب قیمتوں پر دستیاب ہیں۔ راولپنڈی اسلام آباد کے علاوہ دوسری جماعتوں کیلئے بھی ڈیجیٹل سسٹم دستیاب ہیں نیز لے کی سہولت یونٹ فرج، فریزر کی ٹھنڈک اور سروس بھی کی جاتی ہے۔ جناح سپر اسلام آباد
فون 051-2650364 موبائل 0320-4906118

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
نبیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

DILAWAR ELECTRONICS
Deals in: *Car stereo pioneer *sony Hi-Fi, *Kenwood Power Amp+ Woofer, *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
☎ 7352212, 7352790

ترقی کی شاہراہ پر رواں دواں
اپنڈکس ہرنیا، پتے کی پتھری، گردے کی پتھری کے کامیاب آپریشن کے بعد اب ناک کان گلے کے آپریشن کا بھی آغاز کیا جا رہا ہے- انشاء اللہ آپریشن پیکیج نہایت سستا
سرجیکل سپیشلسٹ- ہر اتوار صبح 9 بجے تا 12 بجے
گائنی کالوجسٹ اینڈ الٹرا ساؤنڈ سپیشلسٹ
ہر روز آؤٹ ڈور میں
جنرل فزیشن و سرجن ہر روز-
مریم میڈیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون 213944

فری ہوم سروس — ریفریجریشن
الفضل الیکٹرونکس
بھاری چادر کے کولر اینڈ گیزر تیار کئے جاتے ہیں- کچن ہڈ اور ڈکٹنگ کا کام کیا جاتا ہے- ہر قسم کی فینسی لائٹ پنکھے اور واشنگ مشین دستیاب ہیں-
کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور Ph:5114822-5118096

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61